جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

حصہ ۳ سوم

بحار الانوار

ملا محمد باقر مجلسی رحمۃ اللہ

ترجمہ

مولانا سید حسن امداد ممتاز الافاضل

در حالات

حضرت فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا

محفوظ بک ایجنسی

امام بارگاہ مارٹن روڈ کراچی ۵

فون: ۴۲۴۲۸۶

اِس کتاب بحار الانوار جلد سوم کے ترجمے کی اشاعت کے
جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کوئی بھی فرد یا ادارہ اِس کتاب کے کلی یا جزوی حصے کو
بغیر اجازت ناشر شائع کرنے پر قانونی چارہ جوئی کا ذمہ دار ہوگا

نام کتاب ——— بحار الانوار جلد سوم
مؤلف ——— مُلّا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ
مترجم ——— مولانا سید حسن امداد صاحب قبلہ (ممتاز الافاضل)
کتابت ——— جعفر زیدی ۴/۴۲-۳۶بی۔ لانڈھی
مطبع ——— سندھ آفسٹ پریس۔ کراچی

فہرست تراجم اخبار و احادیث بحار الانوار
در حالات جناب فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ علیہا

عنوان مضامین احادیث و اخبار	صفحہ نمبر
باب ۱ اوّل — شکل و شمائل اور حلیۂ مبارک	۷
بطنِ مادر میں گفتگو	۸
حالاتِ ولادت	۸
آنسیہ حورا	۱۰
نور سے تخلیق	۱۱
حورا بشکلِ بشر	۱۲
حلیۂ مبارک	۱۳
ولادت و وفات	۱۴
نقشِ خاتم	۱۶
تاریخِ ولادت مخالفین کی روایات میں	۱۶
علم ما کان وما یکون	۱۷
باب ۲ دوم — اسماء مبارک اور فضائل	۱۹
اسماء مبارک	۲۰
کنیت اور نام	۲۰
وجہ تسمیہ فاطمہ مورخین کی روایات	۲۰
وجہ تسمیہ زہراؑ مورخین کی روایات	۲۴
وجہ تسمیہ بتولؑ مورخین کی روایات	۲۸

عنوان مضامین احادیث و اخبار	صفحہ نمبر
وجہ تسمیہ اُمِ ابیہا	۲۹
وجہ تسمیہ طاہرہ	۲۹
باب ۳ سوم — مرتبہ، معجزات، قرآنی آیات کا نزول	۳۱
بہترینِ زنانِ عالم	۳۲
دنیا کی منتخب خاتون	۳۳
سیدۃ نساء العالمین	۳۴
مریمؑ سے بھی بتولؑ کو رتبہ سوا ملا	۳۸
خیر النساء العالمین	۴۲
خاتونِ جنّت	۴۲
کلمۂ باقیہ کی بشارت	۴۳
شجنۂ رسولؐ	۴۴
دُرِ دندانِ فاطمہؑ کی نور افشانی	۴۴
قصرِ فاطمہ زہراؑ ؟	۴۴
علیؑ و فاطمہؑ کا تبسم	۴۵
نورِ زہراؑ سے چاند کا ماند پڑنا	۴۵
تسبیحِ فاطمہؑ کا شرف	۴۶
انجیل میں ذکر	۴۶
ذریت پر آتشِ جہنم کا حرام ہونا	۴۶
جنّت میں داخلہ	۴۶
گنہگارانِ امت کی شفاعت	۴۷

کہ آپؐ کی اُمت نے اُن پر کیا کیا ظلم وستم ڈھائے ہیں، آپؐ اُن سے خود اُن کا حال پوچھ لیں اور خوب اچھی طرح دریافت کریں کیونکہ نہ معلوم کتنی اندوہناک باتیں ہیں جن کو وہ اس دنیا میں کسی سے بیان نہ کر سکیں اب وہ آپؐ سے بیان کریں گی۔ اور اب اس کا فیصلہ اللہ ہی کرے گا' وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔ اچھا' آپؐ دونوں پر میرا سلام ہو' رخصتی سلام۔ یہ کسی دشمن کا سلام نہیں ہے اور نہ اُس کا سلام ہے جو آپؐ پر سلام بھیجنے سے تھک گیا ہو۔ اب اگر میں یہاں سے واپس جاؤں تو اس لیے نہیں کہ تھک گیا ہوں' اور اگر میں یہیں بیٹھا رہوں تو اس لیے نہیں کہ مجھے اللہ کے اُن وعدوں کے متعلق کچھ بدگمانی ہے جو اُس نے اپنے صابر بندوں سے کیے ہیں' بلکہ مجھے یقین ہے کہ صبر کرنے میں زیادہ امن ہے اور صبر بہت مناسب ہے۔ ہاں' اگر ان لوگوں کا غلبہ نہ ہوتا جو اس وقت مُستولی (غالب) ہو گئے ہیں تو میں مدت العمر یہیں بیٹھا رہتا اور زنِ پسر مردہ کی طرح فاطمہؑ زہرا کی قبر پر گریہ وزاری کرتا رہتا۔ اللہ تعالیٰ خود دیکھ رہا ہے کہ مجھے آپؐ کی بیٹی کو کن حالات کی وجہ سے خفیہ طور پر دفن کرنا پڑا' اور کس طرح فاطمہؑ سے اُن کا حق اور اُن کی میراث چھینی گئی' حالانکہ ابھی آپؐ کی وفات کو زیادہ عرصہ بھی نہیں گذرا تھا' نہ ابھی آپؐ کی یاد کہنہ ہوئی تھی۔

یارسول اللہ! میں اللہ سے فریاد کرتا ہوں' اللہ ہی مجھے آپؐ کی جُدائی پر صبر کی توفیق دے' آپؐ پر اور آپؐ کی بیٹی فاطمہؑ زہرا پر درود وسلام ہو۔ (کافی)

(۱۳) جفر جامعہ اور مصحفِ فاطمہؑ کیا چیز ہے

ابوعبیدہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہمارے بعض اصحاب نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے جفر کے متعلق دریافت کیا۔ کہ وہ کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا' وہ بیل کی ایک کھال ہے جو علم سے مملو ہے۔

پھر پوچھا کہ اور جامعہ کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا' وہ ایک صحیفہ ہے جو چمڑے پر تحریر ہے اس کا طول ستر ہاتھ ہے اور عرض اونٹ کی ران کے برابر ہے۔ اس پر ہر وہ بات لکھی ہوئی ہے جس کی لوگوں کو ضرورت ہوتی ہے۔ اس میں ہر مسئلے کا جواب ہے حتیٰ کہ اس میں ایک خراش کی دیت تک کا بیان موجود ہے۔

کسی نے پوچھا' اور مصحفِ فاطمہؑ کیا چیز ہے؟

یہ سن کر آپؑ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا' سنو! بعدِ وفاتِ رسول اللہؐ جناب فاطمہؑ

پچھتر دن زندہ رہیں' آپ کو اپنے بابا کی جدائی کا بیحد ملال تھا چنانچہ اس عرصہ میں جبریل امین آپ کے پاس آتے آپ کو تسلی دیتے اور یہ بھی بتاتے کہ اب آپ کے بابا کس مقام پر ہیں کبھی یہ بتاتے کہ آپ کی ذریت کے ساتھ دنیا والے کیا سلوک کریں گے۔ اسی قسم کی تمام باتوں کو حضرت علیؑ لکھ لیا کرتے' اسی تحریر کا نام مصحفِ فاطمہؑ ہے (کافی)

(۱۴) نبشِ قبر کا ارادہ اور علیؑ کا جلال

حضرت علیؑ نے دفنِ فاطمہ زہراؑ کے بعد آپ کی قبر کو چھپانے کے لیے چالیس قبریں بقیع میں بنادیں۔ مسلمانوں کو جب آپ کی رحلت کا پتہ چلا تو بقیع کے قبرستان میں آئے (تاکہ فاتحہ پڑھیں) مگر وہاں پہونچے تو انھوں نے چالیس نئی قبریں بنی ہوئی دیکھیں تو اُن قبروں میں جناب فاطمہؑ کی قبر کا تعین نہ کر سکے تو بہت پریشان ہوئے اور ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے کہ انتہائی افسوسناک بات ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہی تو بیٹی چھوڑ گئے تھے وہ بیچاری انتقال کر گئی اور دفن بھی ہو گئی مگر تم لوگ نہ اس کی وفات کے وقت پہونچے اور نہ اس کی نمازِ جنازہ پڑھی' اب تمھیں یہ معلوم نہیں کہ اُس کی قبر کس جا' اور کونسی ہے؟

جب صاحبانِ اقتدار کو معلوم ہوا تو اُنھوں نے حکم دیا' یہ تمام قبریں کھود کر اصل قبر کا پتہ چلایا جائے' تاکہ ان کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے۔

جب اس کی اطلاع حضرت علی علیہ السّلام کو ہوئی کہ ان لوگوں کے یہ عزائم ہیں تو آپؑ گھر سے اس عالم میں برآمد ہوئے کہ غصّے سے آنکھیں سُرخ ہو رہی تھیں' گلے کی رگیں پھولی ہوئی تھیں اور آپؑ اپنی مشہور زرد قبا پہنے ہوئے تھے (جو آپؑ شدید مصائب کے وقت پہنا کرتے تھے) اور ذوالفقار کو ٹیکتے ہوئے جنّت البقیع میں پہونچے۔

کسی نے اُن لوگوں کو جا کر خبر پہونچا دی کہ علیؑ ابن ابی طالبؑ غصّے میں بھرے ہوئے آرہے ہیں اور انھوں نے قسم کھائی ہے کہ اگر ان قبروں میں سے کسی ایک قبر کی کوئی ایک اینٹ بھی ہٹائی گئی تو خون کی ندی بہادوں گا۔

اتنے میں حضرت علی علیہ السّلام سے عمر بن الخطّاب کی ملاقات ہو گئی۔

انھوں نے کہا' اے ابوالحسن! تم ہمارا کیا بنا سکتے ہو' خدا کی قسم ہم فاطمہؑ کی قبر کھود کر اُن کی میّت پر نماز پڑھیں گے۔

یہ سُنتے ہی حضرت علی علیہ السّلام نے آگے بڑھ کر اُن کا گریبان پکڑ لیا اور انھیں اُٹھا کر زمین پر دے مارا اور فرمایا: یا ابن السوداء اما حقی فقد ترکتہ مخافۃ ان یرتد الناس عن دینھم واما قبر فاطمۃ فوالذی نفس علی بیدہ لئن رمیت او اصحابک شیئًا من ذلک لاسقینا